Maulana Azad National Urdu University
B.A. II Semester Examination - August/September - 2021
BAUR201CCT: Classiki Shayeri
کلاسیکی شاعری

Time : 3 hrs **Marks : 70**

ہدایات:

یہ پرچہ سوالات دو حصوں پر مشتمل ہے: حصہ اول اور حصہ دوم۔ ہر جواب کے لئے لفظوں کی تعداد اشارۃً ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1. حصہ اول میں دس سوالات ہیں اس میں طالب علم کو کوئی آٹھ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً سو (100) لفظوں پر مشتمل ہے ہر سوال کے لیے 5 نمبرات مختص ہیں۔ **(8 x 5 = 40 Marks)**

2. حصہ دوم میں پانچ سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی تین سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً ڈھائی سو (250) لفظوں پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبرات مختص ہیں۔ **(3 x 10 = 30 Marks)**

حصہ اول

1۔ مثنوی میں جذبات نگاری کی اہمیت پر روشنی ڈالئے۔

2۔ میر حسن کے حالات زندگی سے متعلق اپنی معلومات قلمبند کیجئے۔

3۔ سحر البیان کے مرکزی کرداروں کا جائزہ لیجئے۔

4۔ قصیدے کی تعریف اور اس کے اجزائے ترکیبی بیان کیجئے۔

5۔ تضحیک روزگار کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجئے۔

6۔ مرثیہ کے تاریخی پس منظر کو بیان کیجیے۔

7۔ گلزار نسیم کے پلاٹ پر روشنی ڈالئے۔

8۔ میر انیس کی سوانح پر مدلل نوٹ لکھئے۔

9۔ چکبست کی مرثیہ نگاری کا جائزہ لیجئے۔

10۔ اردو میں مرثیہ کے آغاز و ارتقاء پر نوٹ لکھئے۔

حصہ دوم

11۔ ذوق کی قصیدہ نگاری کی خصوصیات بیان کیجئے۔

12۔ میر انیس کے مرثیوں میں منظر نگاری کی اہمیت کو اجاگر کیجئے۔

13۔ مثنوی کے فن پر تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

14۔ شامل نصاب مرثیہ کی روشنی میں مرزا دبیر کی مرثیہ نگاری پر اظہار خیال کیجئے۔

P.T.O

15۔ مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے

جاگی مرغ سحر کے غل سے — اٹھی نکہت سی فرش گل سے
دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا ہے — کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے
گھبرائی کہ ہیں ،کدھر گیا گل — جھنجھلائی کہ کون دے گیا جل
نرگس! تو دکھا کدھر گیا گل — سوسن! تو بتا کدھر گیا گل
سنبل! مرا تازیانہ لانا — شمشاد! انھیں سولی پر چڑھانا
تھرائیں خواصیں صورت بید — ایک ایک سے پوچھنے لگی بھید

یا

ہر رات اختروں کے تئیں دانہ بوجھ کر — دیکھے ہے آسمان کی طرف ہو کے بے قرار
خطّ شعاع کو وہ سمجھ دستۂ گیاہ — ہر دن زمیں پر آپ کو پٹکے ہے بار بار
ہے اس قدر ضعیف کہ اڑ جائے باد سے — میخیں گر اس کے تھان کی ہوویں نہ استوار
نے استخواں، نہ گوشت، نہ کچھ اس کے پیٹ میں — دھونکے ہے دم کو اپنے جوں کھال کو لہار
ہر زخم پر زبس کہ بھنکتی ہے مکھیاں — کہتے ہے اس کے رنگ، مگسی اس اعتبار
یہ حال اس کا دیکھ غرض یہ کہے ہے خلق — چنگل سے موذی کے تو چھڑا اس کو، درگار!

☆☆☆